سوال

(118) دوسری رکعت کےلیے ہاتھوں کے سہارے اٹھنا چاہیے مٹھی بند کرکے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دوسری رکعت کےلئے ہاتھوں کے سہارے اٹھنا چاہیے یا مٹھی بند کرکے۔ کتاب وسنت کے حوالے سے اٹھنے کی کیفیت کو وضاحت سے بیان کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دوسری رکعت کےلئے اٹھتے وقت کچھ لوگ اپنے دونوں ہاتھوں پر ٹیک لگا کر اٹھنے کے بجائے سیدھے تیر کی طرح اٹھتے ہیں اور بطور استدلال یہ حدیث پش کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھوں پر ٹیک لگائے بغیر تیر کی مانند اٹھتے تھے لیکن یہ حدیث من گھڑت اور موضوع ہے کیونکہ اس کی سند میں خصیب بن حجدر نامی ایک راوی کذاب ہے۔ [مجمع الزوائد: ۲/۱۳۵]

نیز یہ روایت صحیح بخاری کی اس حدیث کے بھی خلاف ہے، جس میں صراحت کیساتھ یہ بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسرے سجدے سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو بیٹھتے، زمین پر ٹیک لگاتے، پھر دوسری رکعت کےلئے کھڑے ہوتے، اب سوال یہ ہے کہ زمین پر ٹیک لگا کر اٹھتے وقت ہاتھوں کی کیفیت کیا ہوگی، کیا کھلے ہاتھوں اٹھنا چاہیے یا مٹھی بند کرکے کھڑے ہونا چاہیے، اس کے متعلق ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ نماز میں جب (دوسری رکعت کےلئے) کھڑے ہوتے تو آٹا گوندھنے والے کی طرح مٹھی بند کرکے زمین پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے، میں نے ان سے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔ [غریب الحدیث لابی اسحاق الحربی: ۲/۵۲۵]

اگرچہ اس روایت پر ہیثم بن عمران کی وجہ سے اعتراض کیا گیا ہے لیکن امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے کتاب الثقات میں ذکر کیا ہے۔ (۷/۵۷۷) محدث العصر علامہ البانی مرحوم نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ [سلسلہ الاحادیث الضعیفہ: ۲/۳۹۲]

بعض اہل علم نے اس کی یہ توجیہہ بھی کی ہے کہ آٹا گوندھتے وقت کبھی کھلے ہاتھ استعمال ہوتے ہیں، لہٰذا کھلے ہاتھوں سے ٹیک لگا کر اٹھنے کی گنجائش ہے لیکن یہ توجیہہ امر واقعہ کے خلاف ہے کیونکہ کھلے ہاتھوں سے آٹا نہیں گوندھا جاتا ہے بلکہ مٹھی بند کرکے اسے گوندھا جاتا ہے۔ لہٰذا ہماری تحقیق یہی ہے، کہ دوسری رکعت سے کھڑے ہوتے وقت مٹھی بند کرکے زمین پر ٹیک لگا کھڑے ہونا چاہیے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد:2 صفحہ:151